سورۃ القصص
Chapter 28 — Lesson giving descriptions

آیات 88

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

1-ط یعنی المقسط یعنی وہ اللہ جس نے مکمل انصاف کے ساتھ حقوق و واجبات کے صحیح صحیح پیمانے مقرر کر رکھے ہیں، س یعنی سمیع یعنی وہ اللہ جو ہمیشہ ہر وقت ہر جگہ سب کچھ سننے والا ہے، م یعنی علیم یعنی وہ اللہ جو لا محدود علم والا ہے (طٰسٓمّٓ یعنی اللہ جو المقسط، سمیع اور علیم ہے، یہ اُس کا فرمان ہے کہ)!

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾

2-یہ آیات یعنی یہ سچائیاں و احکام و قوانین کتابِ مُبین یعنی واضح و شفاف ضابطۂ حیات کے (یعنی قرآن کے) ہیں۔

نَتۡلُوۡا عَلَیۡکَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳﴾

3-(اِس میں) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کی داستانِ (کشمکش کا ایک بار پھر کُچھ حصہ) سناتے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہے۔ (اور یہ ہم) اُن لوگوں کے لئے (بیان کر رہے ہیں) جو نازل کردہ احکام و قوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں (تا کہ وہ اِس سے سبق آموز آگاہی حاصل کریں)۔

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَہۡلَہَا شِیَعًا یَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَۃً مِّنۡہُمۡ یُذَبِّحُ اَبۡنَآءَہُمۡ وَ یَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۴﴾

4-(قصہ یوں ہے جسے) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ فرعون نے (اپنی مملکت کی) سرزمین میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔ اور اُس نے (اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لئے) اِس (مملکت) کے باشندوں کو الگ الگ گروہوں میں (تقسیم) کر دیا ہوا تھا (تا کہ وہ یکجا ہو کر اُس کے خلاف ایک طاقت نہ بن جائیں)۔ اُن میں سے ایک گروہ (جو بنی اسرائیل کا تھا، اُسے) ذلیل کر رکھا تھا۔ وہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اُن میں سے تھا جو امن و اطمینان تباہ کر کے زندگی کے حُسن و توازن کو برباد کر دیتے ہیں (المُفسدین)۔

وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَہُمۡ اَئِمَّۃً وَّ نَجۡعَلَہُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۵﴾

5- مگر (اُس کی شرکشی اور فسادانگیزی کے پیشِ نظر) ہمارا یہ ارادہ تھا کہ جس (قوم) کو وہ اُس سرزمین میں اِس قدر کمزور کیے جارہا تھا ہم اُن لوگوں پر احسان کریں یعنی انہیں (ملک) کی سرداری عطا کردی جائے اور (ایک خطۂ زمین کا) مالک بنادیا جائے۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَنُرِىَ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶﴾

6- مگر ایسی سرزمین میں کہ جہاں اُن کی اپنی حکومت ہو۔ اور فرعون (اور اُس کے مذہبی پیشواؤں کے سردار) ہامان اور اُن کے سب لاؤلشکر کو وہ کچھ دکھا دیا جائے کہ جس چیز کو (دیکھنے) سے وہ ڈرتے تھے (یعنی اُن کی تباہی اور بربادی)۔

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ‌ ۚ فَاِذَا خِفۡتِ عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِى الۡيَمِّ وَلَا تَخَافِىۡ وَلَا تَحۡزَنِىۡ‌ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۷﴾

7- اور (اِس مقصد کے لئے جو طریقے طے کردیے گئے تھے اُن کی پہلی کڑی یوں تھی کہ) ہم نے (موسٰیؑ کی پیدائش کے بعد) موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ (فی الحال) اِس بچے کو دودھ پلائے جاؤ۔ لیکن جب اِس کے بارے میں کوئی خطرہ محسوس ہو، تو اِسے دریا میں بہا دینا۔ مگر نہ ہی خوف زدہ ہونا اور نہ ہی غمگین ہونا (کہ معلوم نہیں بچے پر کیا گزرے گی) کیونکہ یقین رکھنا کہ ہم اِس بچے کو تمہاری طرف لوٹا دیں گے اور (اِس کا مقام و مرتبہ اِس قدر بلند ہوگا) کہ ہم اسے رسولوں میں سے بنا ڈالیں گے۔

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا‌ ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِـئِيۡنَ ﴿۸﴾

8- (چنانچہ موسٰیؑ کی ماں نے بچے کو ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا، اور آخرِ کار) پھر فرعون کے گھر والوں نے ہی اُسے (دریا سے) اُٹھا لیا۔ (اور اِس طرح موسٰیؑ کو فرعون کے گھر میں ہی محفوظ کردیا گیا) تاکہ وہ اُن کا دشمن (بن کر بڑا ہو) اور اُن کے لئے غم کا باعث بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرعون اور ہامان اور اُن کے لاؤلشکر سب (مُجرم اور) خطا کار تھے۔

وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّىۡ وَلَكَ‌ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ‌ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۹﴾

9- اور (اِس طرح یہ بچہ فرعون کے محل میں پہنچ گیا) اور (جب) فرعون کی بیوی نے اُسے (دیکھا) تو کہنے لگی (میں اسے پالوں گی تاکہ) یہ تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو (اس لئے بہتر ہے) اِسے قتل نہ کیا جائے۔ اور ہوسکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے نفع کا باعث بنے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اور وہ اِس کا بالکل شعور نہیں رکھتے تھے، (کہ جس بچے کی

پرورش وہ اپنی آغوش میں کرنا چاہتے تھے وہ بڑا ہو کر اُن کے لئے کیا ثابت ہوگا)۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾

10- بہرحال، موسیٰ کی ماں کا دل صبر وسکون سے خالی ہو گیا (کیونکہ اُسے یہ علم نہیں تھا کہ بہائے جانے کے بعد موسیٰؑ کہاں بہتا جا رہا تھا) حقیقت یہ ہے کہ یہ بعید نہ تھا کہ وہ اِس بات کو ظاہر ہی کر بیٹھتی اگر ہم اُس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے۔ (یہ ہم نے اِس لئے کیا تا کہ) وہ اُن میں ہی شامل رہے جو ہماری باتوں کو تسلیم کر کے امن واطمنان میں رہتے ہیں۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾

11- چنانچہ اُس نے یعنی موسیٰ کی ماں نے اُس کی بہن سے کہا (کہ ذرا اُس صندوق) کے پیچھے پیچھے چلتی جاؤ پھر اُسے دُور سے دیکھتی رہو (کہ اُس پر کیا گزرتی ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح دیکھتی رہی کہ فرعون کے گھر والوں کو) پتہ تک نہ چلنے دیا (کہ اُس نے دیکھ لیا ہے کہ اُس بچے کو فرعون کے گھر والے محل میں لے کر چلے گئے ہیں)۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

12- اور (اِدھر یہ ہو رہا تھا۔ اُدھر ایسا کیا کہ) ہم نے دودھ پلانے والیوں کو پہلے سے روک رکھا تھا (اِس لئے بچے نے کسی کے دودھ کو منہ تک نہ لگایا۔ چنانچہ اُن کے لئے یہ مسئلہ بن گیا کہ بچے کی پرورش کیسے ہو۔ اتنے میں موسیٰؑ کی بہن وہاں پہنچ گئی) اُس نے اُن سے کہا! کہ کیا میں تمہیں ایک ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اِس کی پرورش کریں اور ہر طرح اِس کے خیر خواہ بھی ہوں۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع 1 13 4

13- (چنانچہ اِس طرح) ہم نے موسیٰ کو اُس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تا کہ وہ جان جائے کہ اللہ کا وعدہ کس طرح پُورا ہوا کرتا ہے (حالانکہ اللہ کے تو سب وعدے پُورے ہوتے ہیں۔ لیکن) اکثر لوگ (اِس حقیقت کا) علم نہیں رکھتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

14- اور (یوں موسیٰؑ، فرعون کے گھر میں ہی پرورش پاتا رہا، یہاں تک کہ) جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچا تو ہم نے اُسے ہر اعتبار سے متوازن اور مناسب بنا دیا۔ اور ہم نے اُسے علم و دانش عطا کر دی اور معاملات میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت سے بھی نوازا۔ چنانچہ وہ لوگ جو زندگی میں حُسن و توازن قائم رکھنے والے ہیں تو ہم انہیں اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔

وَدَخَلَ الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَهٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾

15-اور (ایک دفعہ ایسا ہوا) کہ موسٰیؑ شہر میں (ایسے وقت) گیا کہ جب اُس کے باشندے غفلت میں تھے (یعنی وہ اپنے گھروں میں سو رہے تھے اور گلی کوچوں میں گہما گہمی نہیں تھی)۔ اُس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے۔ (اُن میں سے ایک تو) اُس کی اپنی برادری سے تھا (یعنی وہ بنی اسرائیل کا فرد تھا) اور دوسرا اُس کے دشمنوں میں سے تھا (یعنی وہ فرعون والوں میں سے تھا) تو جو اس کی برادری سے تھا اُس نے اُس پر جو اُس کے دشمنوں میں سے تھا، موسٰیؑ سے مدد مانگی۔ (موسٰیؑ نے دیکھا کہ اُس نے بُری طرح سے مدد مانگنے والے کو جکڑ رکھا تھا۔ اور وہ کسی طور اُسے چھوڑ نہیں رہا تھا۔ چنانچہ اُسے علیحدہ کرنے کے لئے) موسٰیؑ نے اُسے ایک مُکا مارا جس سے اُس کا کام تمام ہو گیا (یعنی وہ مر گیا۔ اور یہ دیکھتے ہی) موسٰیؑ نے کہا! یہ شیطان کی کارفرمائی ہے۔ کیونکہ وہ واقعیٰ (انسان) کا دشمن ہے اور واضع طور پر بہکانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ فَاغۡفِرۡ لِىۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶﴾

16-(پھر موسٰیؑ نے) التجا کی! کہ اے میرے رب! میں نے اپنے آپ پر ظُلم کر لیا ہے۔ لہٰذا، (اب تو ایسا کر دے کہ) مجھے اِس کے بُرے نتائج سے محفوظ کر لے (کیونکہ میری نیت اُسے مار دینے کی نہیں تھی۔ میں نے تو ایک مظلوم کی مدد کی تھی۔ ایسا محض اتفاق سے ہو گیا ہے) چنانچہ اُس کے رب نے اُسے محفوظ کر لیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہی سنورنے والوں کی خطاؤں کے بُرے اثرات دور کر کے حفاظت میں لے لینے والا ہے اور وہی سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اُنہیں اُن کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾

17-(موسٰیؑ نے اِس حفاظت کا شکر ادا کرتے ہوئے) کہا! کہ اے میرے رب! یہ جو تُو نے مجھ پر (مجھے بُرے نتائج سے بچا لینے کا) انعام کیا ہے (تو میں یہ عہد کرتا ہوں) کہ میں کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا (یعنی میری امداد و اعانت کبھی اُن لوگوں کے ساتھ نہ ہو گی جو دُنیا میں ظلم وستم کرتے ہیں بلکہ مظلوموں کا حامی و مددگار رہوں گا)۔

فَاَصۡبَحَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۸﴾

18-لہٰذا (اگلی) صبح موسیٰ پھر شہر آیا، ڈرتا ہوا (اور دائیں بائیں دیکھ کر) اپنی نگہداشت کرتا ہوا (یہ معلوم کرنے کے لئے کہ شہر میں اُس قتل کے متعلق کیا چرچا ہے)۔ اُس نے اچانک دیکھا کہ وہی شخص جس نے کل اُس سے مدد مانگی (کسی اور سے اُلجھ رہا ہے اور) موسیٰ کو پھر مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا کہ (پہلے تو میں نہیں جانتا تھا لیکن اب مجھے اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے کہ) تو واقعی واضع طور پر (لڑاکا) اور بہکا ہوا آدمی ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

19-چنانچہ جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اُس شخص کو پکڑیں جو اِن دونوں کا دشمن تھا تو وہ کہنے لگا! کہ اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کرڈالا تھا۔ تم تو صرف یہی چاہتے ہو کہ اِس سرزمین پر زبردستی کرتے پھرو اور تم یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں سے بن کے رہو۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

20-اور (اس واقعہ کے بعد قتل کا چرچا عام ہوگیا اور فرعون کے سردار فرعونی قوم کے فرد کے قتل کے بدلے میں موسیٰؑ کے قتل کرنے کے لئے مشورے کرنے لگے۔ مگر وہ لوگ جو موسیٰؑ کے خیر خواہ تھے، جب انہیں اس بات کا پتہ چلا تو اُن میں سے) ایک آدمی شہر کے (اُس حصے سے جو آبادی سے) دُور واقع تھا دوڑتا ہوا آیا۔ اُس نے کہا، اے موسیٰ! حقیقت یہ ہے کہ سردار لوگ تمہارے بارے میں مشورہ کررہے ہیں تا کہ تمہیں قتل کردیا جائے۔ لہٰذا، (بہتر یہی ہے کہ) تم یہاں سے نکل جاؤ (اور یقین جان لو کہ میں تمہیں بچانے اور تمہیں خبردار کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ) میں واقعی اُن میں سے ہوں جو تمہارے خیر خواہ ہیں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع 2 8 5

21-چنانچہ (یہ سُن کر موسیٰؑ) خائف ہوا، اور اپنی حفاظت اور نگرانی کرتا ہوا وہاں سے نکل پڑا۔ (اور دُعا مانگتے ہوئے) اُس نے کہا، اے میرے رب! مجھے اس ظالم قوم کی (درازدستی) سے محفوظ رکھنا۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

22-اور (چلتے چلتے) جب اُس نے مدین کی طرف کا رُخ کیا تو اُس نے کہا! کہ امید ہے کہ میرا رب میری رہنمائی اُس درست راستے کی طرف کردے گا جو سیدھا (کسی محفوظ منزل) کو جاتا ہوگا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ ۙ وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسۡقِىۡ حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ﴿۲۳﴾

23- بہرحال، جب وہ مدین کے (اُس مقام پر) پہنچا (جہاں لوگ اپنے جانوروں کو) پانی (پلایا کرتے تھے) تو اُس نے انسانوں کے ایک گروکو (اپنے جانوروں) کو پانی پلاتے ہوئے پایا۔ مگر اُس نے دیکھا کہ اُن سے الگ دو عورتیں (اپنے جانوروں) کو روکے ہوئے (کھڑی ہیں)۔ موسیٰ نے اُن سے پوچھا! کہ تمہیں کیا پریشانی ہے؟ وہ دونوں کہنے لگیں کہ ہم (اپنے جانوروں) کو پانی نہیں پلاسکتیں جب تک یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو پانی پلاکر) واپس نہ لے جائیں (کیونکہ ہم کمزور ہیں) اور ہمارا باپ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے (اِس لئے ہم طاقتوروں کا مقابلہ نہیں کرسکتے)۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَىَّ مِنۡ خَيۡرٍ فَقِيۡرٌ ﴿۲۴﴾

24- (موسیٰؑ نے محسوس کیا کہ جہاں سے وہ بھاگ کر آیا تھا وہاں بھی طاقتور، کمزور لوگوں پر ظلم و جبر کرتے تھے اور جہاں وہ آیا تھا وہاں بھی طاقتوروں نے رزق کے سرچشموں پر قبضہ کر رکھا تھا اور وہاں کے کمزور اُن کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئے تھے۔ بہرحال، اُس سے ان عورتوں کی بے بسی نہ دیکھی گئی اور آگے بڑھ کر) اُس نے اُن کے (جانوروں) کو پانی پلا دیا اور پھر واپس ایک سائے کی طرف (آکر بیٹھ گیا)۔ اُس نے پھر التجا کی! کہ اے میرے رب! میری طرف خیر یعنی میری طرف کوئی آسانی اور خوشگواری نازل فرما کیونکہ میں انہی کا محتاج ہوں (اور یہ تُو ہی عطا کرسکتا ہے)۔

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰٮهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ۖ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾

25- بہرحال (وہ اِسی دُعا میں محو تھا کہ اُس نے دیکھا کہ) اُن دونوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی حیا سے سمٹتی سمٹاتی اُس کی طرف آرہی تھی۔ اُس نے (آکر موسیٰؑ سے) کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے والد نے آپ کو بُلایا ہے تاکہ تم نے جو ہمارے (جانوروں) کو پانی پلایا ہے اُس کا صلہ دیا جائے۔ چنانچہ موسیٰ اُس کے پاس آیا (یعنی شعیبؑ کے پاس آیا) اور اُس سے اپنی داستان بیان کی، تو اُس نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ تم یہاں اُس ظالم قوم (کی گرفت سے بالکل) بچ کر آگئے ہو۔

قَالَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ ﴿۲۶﴾

26- اُن (لڑکیوں) میں سے ایک نے (باپ کو تجویز دیتے ہوئے) کہا! کہ اے میرے باپ! (میرا خیال ہے کہ اِسے اُجرت پر ملازم رکھ لیا جائے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ ملازم رکھیں تو بہترین وہی ہوسکتا ہے جو طاقتور بھی ہو

اور امانت دار بھی ہو۔

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۝۲۷

27-(اُس بزرگ نے یعنی شعیبؑ نے معاملہ پر غور کیا اور موسٰیؑ کو اپنے پاس ٹھہرا کر اچھی طرح اطمینان کر لیا۔ اس کے بعد موسٰیؑ کے سامنے ایک تجویز رکھ دی۔ جس کے مطابق شعیبؑ نے موسٰیؑ سے) کہا! کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک سے تمہارا نکاح کر دوں مگر اِس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک اُجرت پر میری ملازمت کرو گے۔ لیکن اگر تم دس سال پُورے کر سکو تو یہ تمہاری طرف سے (بہت ہی اچھی بات ہو گی)۔ لیکن میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ میں تمہیں کسی مشقت میں مبتلا کر دوں (یعنی تم چاہو تو انکار بھی کر سکتے ہو۔ لیکن اگر تم نے اِس طرح رہنا قبول کر لیا تو) انشاء اللہ بہت جلد تم مجھے ایسے لوگوں میں سے پاؤ گے جو سنوارنے کی تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۝۲۸ ع 3/7/6

28- موسٰیؑ نے جواب دیا (منظور ہے اور) یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہو گئی۔ اور اِن دونوں مدتوں میں سے میں جو بھی پوری کر دوں (تو اِس کے بعد) مجھ پر کوئی جبر نہیں ہو گا۔ اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے (تاکہ ہم اِس معاملہ کو پورا کر سکیں اور عہد نبھا سکیں)۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًاۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ۝۲۹

29- پھر جب موسٰیؑ نے اپنی مدت پوری کر لی تو اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر (مدین سے روانہ ہو گیا۔ راستے میں اُس نے رات کے وقت دُور کوہِ) طُور کی جانب سے ایک آگ دیکھی۔ اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو۔ یقین جانو کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ (میں وہاں جاتا ہوں اور) ہو سکتا ہے وہاں سے میں تمہارے (راستے کی) کوئی خبر لے کر آ سکوں یا میں آگ کا کوئی انگارا ہی لے آؤں تاکہ تم (اِس سرد رات میں) آگ تاپ سکو۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۝۳۰

30- چنانچہ جب وہ وہاں پہنچا تو وادی کے دائیں کنارے، اُس بابرکت جگہ کے ایک درخت کی طرف سے آواز آئی کہ اے موسٰیؑ! بلاشبہ میں (وہ) اللہ ہوں جو سارے عالمین کی نشوونما کر رہا ہے۔

(نــوٹ: یہاں ''مِن الشجر'' کا مطلب درخت سے نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ''درخت کی طرف سے'' ہے جیسے کہ ''اِنَــہ مِن سُلیمَانِ (27/30)'' وہ سلیمان کی طرف سے ہے'' ویسے ''مِن'' کا مطلب ''سے'' بھی ہوتا ہے مگر یہاں ''پر'' کی طرف سے'' استعمال ہوگا)۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

31-اور (پھر موسیٰؑ کو مختلف احکام وقوانین دیے گئے اور کچھ معجزاتی نشانیاں بھی دی گئیں۔ اِن کے بارے میں موسیٰؑ کو آگاہی دینے کے لئے کہا گیا کہ تم) ایسا کرو کہ اپنا عصا پھینک دو۔ جب اُس نے (عصا پھینکا تو) دیکھا کہ وہ لہرانے لگ گیا ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے۔ تو وہ پُشت پھیر کر بھاگا اور اُس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (لیکن ہم نے حکم دیا کہ) اے موسیٰ! آگے آؤ اور خوف زدہ (ہونے کی ضرورت) نہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ تم تو اُن میں سے ہو جن پر امن وسلامتی (طاری رہتی ہے)۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

32-(لہٰذا، اب تُم ایسا کرو) کہ اپنا ہاتھ اپنے گریباں میں ڈال دو تو وہ کسی عیب کے بغیر سفید وتابناک ہو کر نکلے گا۔ (ان نشانیوں کے ساتھ یہ بھی ہدایت عطا کی گئی کہ اگر کسی وقت تمہیں) کسی طرف سے ایسا خوف محسوس ہو جس میں احتیاط ضروری ہو تو اپنا ہاتھ اپنی طرف اپنے پہلو میں دبا (کر نکالنا تو یہ سفید چمکتا ہوا ہوگا جس سے راہ بھی دکھائی دے گی اور خوف بھی دُور ہو سکے گا)۔ بہرحال، یہ دونوں (معجزے بھی عصا کا سانپ بننا اور ہاتھ کا سفید و چمکدار ہو جانا) تمہارے رب کی طرف سے (ناقابلِ تردید دانش بھری) دلیلیں ہیں (جنہیں تم) فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف (لے جاؤ) کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس قوم نے نازل کردہ نشوونما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر بے اطمینانی اور خرابی پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر رکھا ہے (فاسق)۔

(نــوٹ: عصا کا سانپ بننا اور ہاتھ کا چمکنا دونوں معجزے اِس لئے رب کی دلیلیں ہیں کہ اگر فرعون اور اُس کے سردار عقل و بصیرت سے کام لے کر انہیں سمجھنے کی کوشش کرتے تو عصا کا سانپ بننا اُن کے لئے منزرات تھا یعنی یہ آگاہی کہ اللہ کے احکام و قوانین سے سرکشی کے خوف ناک نتائج نکلیں گے اور ہاتھ کا چمکنا اُن کے لئے مبشرات تھا یعنی یہ آگاہی کہ اگر سرکشی کی بجائے اُن کی اطاعت کریں تو بہترین نتائج کی خوشخبری میسر آئے گی)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

33- اُس نے یعنی موسیٰ نے کہا! کہ اے میرے رب! (میں فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف چلا تو جاؤں لیکن) حقیقت یہ ہے کہ (میرے ہاتھوں) اُن کا ایک آدمی مر گیا تھا۔ اِس لئے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے (گرفتار کر کے) قتل کر دیں گے۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾

34- لیکن (مجھے حکم کی اطاعت کرنی ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ اِس سلسلے میں) میرا بھائی ہارون جس کی زبان مجھ سے زیادہ واضع ہے اور بات کو کھول کر بیان کرنے والی ہے تو اُسے میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج دے تا کہ (جو کچھ میں کہوں یا کروں تو) وہ میری تصدیق کرتا جائے، کیونکہ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ وہ یقیناً مجھے جھٹلائیں گے (یعنی میں اُنہیں اللہ کا جو بھی پیغام دوں گا وہ یہی کہیں گے کہ یہ جھوٹ ہے اور یہ ممکن نہیں کہ جس کی آگاہی تم دے رہے ہو اُس کے نتائج وہی نکلیں گے جو تم کہہ رہے ہو)۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

معانقة 11

35- (لیکن، اے موسیٰؑ! خوف زدہ ہونے کی کوئی بات ہی نہیں، اللہ نے) کہا! ہم تمہارے بھائی کو (تمہارے ساتھ بھیج کر) تمہارے دست و بازو مضبوط کر دیں گے اور ہم تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کریں گے کہ اُن لوگوں کا (ہاتھ) تم تک نہ پہنچ سکے گا۔ (بہر حال) تم دونوں ہمارے احکامات کے ساتھ (اُن کی طرف جاؤ)۔ اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے (تو وہ یقیناً اہلِ فرعون پر) غالب رہیں گے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾

36- چنانچہ جب موسیٰ ہماری نشانیوں و دلائل کے ساتھ اُن کے پاس آیا (تو سب کچھ سننے اور دیکھنے کے بعد) انہوں نے کہہ دیا! کہ یہ سوائے اِس کے کچھ اور نہیں کہ یہ جادُو ہے اور اپنی طرف سے گھڑی ہوئی باتیں ہیں (جنہیں اللہ کے ساتھ منسُوب کر دیا گیا ہے)۔ اور ہم نے پہلے ایسی باتیں اپنے آباء و اجداد سے سنیں ہی نہیں (اِس لئے ہم اِنہیں ماننے کے لئے تیار بھی نہیں)۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

37- مگر موسیٰ نے کہا (یہ بھلا کونسی دلیل ہے کہ چونکہ یہ باتیں تم نے آباؤ اجداد سے نہیں سُنیں اس لئے یہ سب جھوٹ

ہیں۔ البتہ تم اِن کو پرکھ کر اور عمل کر کے دیکھو تو تمہیں ثابت ہو جائے گا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ) میرا رب مکمل طور پر جانتا ہے کہ جو اُس کے پاس سے دُرست کی رہنمائی لے کر آنے والا ہے (وہ یہ ہدایت ویسے کی ویسے ہی تم تک پہنچا رہا ہے یا اپنی طرف سے گھڑ کر اللہ سے منسوب کر رہا ہے)۔ اور یہ بھی کہ کِس کے لئے آخرت کا بہترین مقام ہوگا (اُن کے لئے جو اِس ہدایت پر عمل کرتے رہے یا اُن کے لئے جو اِسے جھٹلاتے رہے۔ بہر حال تم آگاہ ہو جاؤ کہ) اِس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ جو انسانوں کے حقوق سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرتے رہے وہ ناکام و نامراد ہو کر رہ جانے والے ہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾

38- لیکن (یہ سب کچھ سننے کے بعد) فرعون نے کہا! اے اہلِ دربار! (موسیٰؑ جو بات کر رہا ہے وہ محض مذہبی گفتگو نہیں ہے۔ اصل میں وہ اقتدار کی بات کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اقتدار و اختیار، سروری اور حاکمیت صرف اللہ کے لئے ہے، کسی اور کے لئے نہیں۔ لیکن میں اپنی مملکت میں) تم لوگوں کے لئے اپنے اقتدار و اختیار کے علاوہ اور کسی کا اقتدار نہیں جانتا۔ (اس کے بعد اُس نے اپنے ایک سردار) ہامان (سے طنزاً کہا کہ) ذرا اینٹیں پکڑ کر میرے لئے ایک بلند محل تو بنواؤ تا کہ (اِس کے اوپر چڑھ کر میں) موسیٰ کے اللہ کو دیکھ سکوں۔ (بہر حال، تم سب سن لو کہ) میں اِسے اُن میں سے سمجھتا ہوں جو جھوٹے ہوتے ہیں (اِس لئے میں اِس کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں)۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾

39- اور تب اُس نے اور اُس کے لاؤ لشکر نے بغیر کسی حقیقت کے اُس سرزمین میں تکبر اختیار کر لیا (اور انسانوں پر ظلم و استبداد قائم رکھا) اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اُنہیں کبھی ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں (جہاں اُن کے اعمال کی جوابدہی ہو گی)۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

40- چنانچہ ہم نے اُسے اور اُس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا (اور یوں وہ غرق کر دیے گئے) لہٰذا، تم دیکھ سکتے ہو (کہ بڑائی کا دعویٰ کرنے والے) ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾

41- اور (یہ تھا اُن کا تکبر اور انسانوں پر ظلم و ستم کہ پھر اِس کی وجہ سے) ہم نے اُنہیں اُن لوگوں کا امام بنا دیا (جو انسانیت کو جہنم کی) آگ کی طرف بُلاتے رہتے ہیں۔ اور (یہی وہ لوگ ہیں جو) قیامت کے دن (مدد کے لئے پکارتے رہیں

گے) مگرانہیں مدد نہ مل سکے گی۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝

ع 4 14 7

42-اور (صرف اتنا ہی نہیں بلکہ) اِس دنیا میں بھی ہم نے اُن کے پیچھے لعنت لگا رکھی ہے (یعنی اِس دنیا میں بھی اُنہیں انسانوں کی محبت سے دُور کر دیا) اور قیامت کے دِن بھی وہ اُن لوگوں کی جانب ہوں گے جن پر ذلت وخواری طاری کر دی جائے گی۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝

43- مگر (انسانی سرگزشت میں یہ پہلی قوم نہیں تھی جو اپنے ظلم وستم کی وجہ سے ہلاک ہو کر رہ گئی تھی، بلکہ) اِس سے پہلے ہم بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر چکے تھے۔اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ پھر ان کے بعد موسیٰ (قومِ فرعون کی طرف آیا تھا) جسے ہم نے ایسا ضابطۂ حیات دیا تھا جو نوعِ انسان کے لئے بصیرت افروز تھا اور دُرست راستے کی جانب رہنمائی کرنے والا تھا اور انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والا تھا (رحمتہ)۔اور مقصد یہ تھا کہ (انسان) اِس سے سبق آموز آگاہی حاصل کریں (یذکرّون)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

44-اور (اے رسولؐ! یہ باتیں تمہیں وحی کے ذریعے بتائی جا رہی ہیں، ورنہ) جب ہم نے (اُس وادی) کے مغربی جانب موسیٰ کی طرف وحی بھیجی (تو اُس وقت) تم تھے ہی نہیں۔اِسی لئے (اِس واقعہ کے) دیکھنے والوں میں تو تم شامل ہی نہیں تھے (کہ گواہوں کی طرح بات کر سکتے۔لیکن اِس کے باوجود ہر بات واضع اور درست بتلاتے جا رہے ہو تو یہ صرف وحی کی وجہ سے ہے)۔

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

45-اور یہ بھی ہے کہ ہم نے (موسیٰؑ سے لے کر تمہارے زمانے تک) بہت سی امتیں پیدا کیں، جن کو گزرے ہوئے بھی عمریں ہو گئیں۔(لیکن تم تو اُن میں کسی کے درمیان بھی نہیں تھے)۔اور نہ ہی تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ اُن کے سامنے ہمارے اُن احکام وقوانین کو پیش کرتے (جو ہم نے موسیٰؑ اور شعیبؑ کی وساطت سے بھیجے تھے۔اِسی لئے تمہیں اِن امور کا علم ہو نہیں سکتا تھا جب تک ہم تمہیں اِن امور سے بذریعہ وحی باخبر نہ کرتے۔یہی وجہ ہے کہ ہم)

رسولوں کو بھیجتے ہیں (اور وحی کے ذریعے اُنہیں واقعات کی آگاہی دیتے ہیں تاکہ نوعِ انسان گمراہی سے بچ سکے)۔

وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَيۡنَا وَلٰـكِنۡ رَّحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰٮهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝

46-اور نہ تم (اُس وقت) طُور کی طرف (کھڑے) تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی۔لیکن یہ تمہارے رب کی رحمت ہے (کہ تم کو یہ معلومات دی جارہی ہیں) تاکہ اِس کے ذریعے اس قوم کو، جس کی طرف اِس سے پہلے کوئی غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا نہیں آیا تم اُسے ان کے بارے میں آگاہ کردو تاکہ وہ اِس سے سبق آموز آگاہی حاصل کرسکیں۔

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُوۡا رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَـيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝

47-اور (یہ ہم نے اِس لئے کیا کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ جب اِن کے اعمال کی وجہ سے اِن پر کوئی مصیبت آئے تو یہ کہیں کہ اے ہمارے رب! اگر تُو نے ہماری طرف بھی کوئی رسول بھیجا ہوتا تو ہم تیرے احکام وقونین کی پیروی کرتے اور ہم بھی اُن میں سے ہوتے جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرکے اطمینان و بےخوفی کی حالت میں داخل ہو جاتے ہیں (مومنین)''۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُوۡتِىَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى ؕ اَوَلَمۡ يَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ ۚ قَالُوۡا سِحۡرٰنِ تَظٰهَرَا ۚ وَقَالُوۡۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوۡنَ ۝

48- لہٰذا (ہم نے اِس مقصد کے لئے تمہیں ان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا لیکن) جب اِن کے پاس ہماری طرف سے سچائی کا مجموعہ (حق) آگیا (تو یہ بجائے اِس کے کہ اس پر غور وفکر کرتے)، کہنے لگے (کہ اِسے یعنی محمدؐ کو وہی کچھ) کیوں نہیں دیا گیا جس طرح کہ موسیٰ کو دیا گیا تھا (یعنی جس طرح موسیٰ پر ایمان نہ لانے سے قومِ فرعون پر طرح طرح کی تباہیاں آئی تھیں اِسی طرح اِس رسولؐ پر ایمان نہ لانے سے ہم پر تباہیاں کیوں نہیں آتیں، جن سے ہم پہچان لیں کہ یہ بھی موسیٰؑ کی طرح اللہ کا سچا رسول ہے۔لیکن اِن کے پاس اِس کا کیا جواب ہے کہ اُن تباہیوں کے باوجود) کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا جو کچھ کہ اِس سے پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا اور اِنہوں نے ہی کہا تھا کہ وہ دونوں (یعنی قرآن اور توریت) جادو ہیں جو ایک دوسرے کے لئے مدد کا باعث ہیں (یعنی توریت کی اُن آیات کی یعنی باتوں کی جو تحریف سے بچ گئی ہیں، قرآن اُن کی تصدیق کرتا ہے اور توریت کی وہ آیات قرآن کی تصدیق کرتی ہیں)۔اور انہوں نے ہی کہا تھا

کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم (دونوں میں سے) ہر ایک کا انکار کرتے ہیں۔

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ هُوَ اَهۡدٰى مِنۡهُمَاۤ اَتَّبِعۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۹﴾

49-(یعنی نہ ہی تو یہ توریت کو مانتے ہیں اور نہ ہی اب نازل ہونے والی کتاب قرآن کو مانتے ہیں، لہٰذا ان سے) کہو کہ اگر تم سچے ہو تو پھر اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں (نازل کردہ کتابوں یعنی توریت اور قرآن) سے زیادہ زندگی کی صحیح رہنمائی کرنے والی ہو تا کہ میں اس کی پیروی اختیار کرلوں۔

فَاِنۡ لَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۰﴾ ع

5 ع 8 8

50- پھر اگر یہ تمہارے تقاضے کا جواب نہ دے سکیں (اور یہ جواب دے ہی کیا سکتے ہیں، 2/23-24)۔تو پھر سمجھ لو کہ یہ لوگ (حقیقت کے متلاشی نہیں ہیں۔ بلکہ محض) اپنی خواہشات (اور مفادات) کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ چنانچہ جو شخص اللہ کی طرف سے دی گئی رہنمائی چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ جاتا ہے تو اُس سے زیادہ راہ گُم کردہ اور کون ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جو لوگ انسانوں کو ان کے حقوق سے محروم کر کے زیادتی و بے انصافی کرتے ہیں تو اللہ اُن کی درست راہ کی طرف رہنمائی نہیں کرتا۔

وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ؕ ﴿۵۱﴾

51-اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم (شروع سے لے کر قرآن کے نازل ہونے تک) اُن کے لئے (یعنی انسانوں کے لئے) اپنا کلام (یعنی اپنے احکام وقوانین) پے در پے نازل کرتے آرہے ہیں تاکہ وہ سبق آموز آگاہی حاصل کرسکیں۔

النصف

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِهٖ هُمۡ بِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾

52-(اور اس نازل کردہ کتاب یعنی قرآن کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ مکمل ضابطۂ حیات ہونے کی وجہ سے سابقہ نازل شدہ کتابوں کی صحیح اور سچی تعلیم کی بھی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے) وہ لوگ جو اِس سے پہلے کی نازل کردہ کتابوں (کو ماننے والے ہیں، ان میں سے وہ جو اِس پر غور وفکر کرتے ہیں تو) وہ اس کی صداقت پر ایمان لے آئے ہیں۔

وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۵۳﴾

53-چنانچہ جب اِن کے سامنے (قرآن) پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اِس کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے کہ بلاشبہ یہ ہمارے رب کی جانب سے سچائی کا مجموعہ ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم اِس سے پہلے بھی مُسلم تھے (یعنی ہم نے اِس سے پہلے بھی نازل ہونے والی کتابوں کی صداقت کو تسلیم کیا تھا)۔

أُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

54-لہٰذا، یہ ہیں وہ لوگ جنہیں اِن کا صِلہ دوبار دیا جائے گا۔ اِس لئے کہ (قرآن پر ایمان لے آنے کے بعد انہیں ایمان نہ لانے والوں کی طرف سے جس قدر بھی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اُن کا) اُنہوں نے ڈٹ کر (مقابلہ) کیا۔ (اور دوسرے یہ کہ اِس احکام وقوانین پر عمل کرتے ہوئے) وہ زندگی کی بدصورت اور بُری حالتوں کو بہترین اور حسین حالتوں میں بدلنے کی جدوجہد میں مصروف ہوگئے۔ اور (طریقے اُن کے یہ ہیں) کہ جو کچھ ہم نے اُنہیں زندگی کی نشوونما کا سامان دیا، وہ اُسے (حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) کھلا رکھتے ہیں۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

55-اور جب وہ بے وقار اور ناشائستہ بات سنتے ہیں (تو اِس کے لئے اپنا وقت اور توانائی ضائع نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں سے یہ) کہتے ہوئے دامن بچا کر گزر جاتے ہیں کہ تمہارے کاموں کے (نتائج) تمہارے لئے ہیں، ہمارے کاموں کے (نتائج) ہمارے لئے (لہٰذا جو کچھ تم کرتے ہو ہم اُس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ بلکہ ہماری تمہارے لئے بھی یہی کوشش ہوگی) کہ تمہیں ہر طرح سے سلامتی حاصل ہو جائے۔ (البتہ سب کچھ دیکھتے جانتے ہوئے) ہم علم نہ رکھنے والوں (کے زمرے میں شامل) نہیں ہوسکتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

56-(اور اے رسولؐ) حقیقت یہ ہے کہ تم جس کو چاہو اُس کی دُرست راہ کی طرف رہنمائی نہیں کرسکتے (جب تک کہ وہ خود نہ چاہے۔ کیونکہ تم اپنی بات اُنہی لوگوں کو سُنا سکتے ہو جو ہمارے احکام وقوانین کو تسلیم کرکے ہمارے اطاعت گزار بن جاتے ہیں 27/81)۔ بلکہ اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اُسے ہدایت دیتا ہے (مگر اِس قانون کے تحت کہ جو اللہ کے احکام کو نہیں مانتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا 16/104 اور اللہ سلامتی کی راہوں کی اُسے ہدایت دیتا ہے جو اُس کی مرضی کے تابع ہو جائے 5/15)۔ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) اللہ کو مکمل علم ہے کہ کون ہدایت پانے والے ہیں (اور کون ہدایت پانے والے نہیں ہیں)۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

57-اور (وہ سرزمین جس کا تعلق کعبہ سے ہے وہاں کے رہنے والے اہلِ ایمان سے) کہتے ہیں! کہ اگر ہم تمہارے ساتھ اُس ہدایت کی پیروی اختیار کرلیں (جو محمدؐ کے ذریعے دی گئی ہے) تو ہم اپنی سرزمین سے ہی اُچک لئے جائیں

گے (اور غالب قوم ہمیں تباہ کردے گی)۔ (لیکن پوچھو ان سے کہ) کیا ہم نے انہیں حرمت والے مقامِ امن میں ٹھکانہ نہیں دیا کہ جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو کہ ہماری طرف سے اِن کے لئے سامانِ رزق ہے۔ (لہٰذا اِس قدر فراوانیوں کے بعد اب ان کے پاس کیا جواز ہے کہ یہ اُچک جانے سے خوف زدہ ہیں اور نازل کردہ احکام و قوانین پر عمل کر کے اُمتِ وسط بن کر ساری قوموں کے رہنما نہیں بنتے) مگر اِن لوگوں میں تو اکثر کو علم ہی نہیں (کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

58-اور (انہیں یاد رکھنا چاہیے) کہ ہم نے ایسی کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی معیشت (کی فراوانیوں) پر اترایا کرتی تھیں (اور انہیں ویسے استعمال نہیں کرتی تھیں جیسے اللہ کے احکام و قوانین کا تقاضا تھا) لہٰذا، (دیکھ لو جا کر) وہ اُن کے مسکن پڑے ہیں جن میں اُن کے بعد کم ہی کوئی بسا ہے اور اُن کے وارث ہم ہی ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

59-اور (اِس کے لئے قانون یہ ہے کہ کسی قوم کو یونہی اندھا دھند تباہ نہیں کیا جاتا رہا، کیونکہ) تمہارا رب بستیوں کو یونہی ہلاک کر دینے والا نہیں ہے جب تک کہ اُس کے مرکزی مقام پر اپنا رسول نہیں بھیج دیتا تھا۔ اور پھر وہ اُن کے سامنے ہمارے احکام و قوانین پیش کر دیتا تھا۔ اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ ہم بستیوں کو اُس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ اُن میں رہنے والے لوگ اپنے حقوق و فرائض پورا کرنے سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی پر نہ اُتر آئیں (ظٰلِمُوْن)۔

وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع 6 10 9

60-اور (اُچک لیے جانے کے ڈر سے یہ جو اپنی معیشت کی فراوانیوں کو بچاتے پھرتے ہیں تو اے رسولؐ! ان کو بتلاؤ کہ) تمہیں جو کوئی چیز بھی دی گئی ہے تو وہ (محض) دُنیا کی زندگی کا سامان اور اِس کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ خوشگواری اور سرفرازی عطا کرنے والا ہے اور تا دیر باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے ہو (تاکہ رسوائی اور ہلاکت سے بچ سکو)۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾

61-بہر حال (ایک گروہ وہ ہے) جس سے ہم نے حسین و جمیل وعدہ کر رکھا ہے، اور وہ پورا ہو کر رہے گا۔ تو کیا وہ (اُس

گروہ) کی طرح ہوسکتا ہے، جسے ہم دنیا کی زندگی کا سازوسامان تو میسر کردیں گے (لیکن وہ اِسے نازل کردہ احکام و قوانین کے مطابق استعمال نہ کرنے کی وجہ سے) قیامت کے دن (مجرموں کی حیثیت سے) حاضر کیے جانے والوں میں سے ہوگا۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾

62-اور اُس دن اللہ اُنہیں آواز دے گا اور پوچھے گا! کہ کہاں ہیں تمہارے (وہ آقا) جنہیں تم سمجھتے تھے کہ وہ میرے اقتدار و اختیار میں شریک ہوسکتے ہیں (اور تم اُنہیں میرا شریک ٹھہرالیا کرتے تھے)۔

قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا‌ ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا‌ ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ‌ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

63- (اور) وہ جن کے لئے (اللہ کے عذاب کا) فرمان ثابت ہو جائے گا، وہ کہیں گے! کہ اے ہمارے رب! یہ ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے گمراہ کررکھا تھا۔ اور ہم نے اِنہیں اُسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم (خود) گمراہ تھے۔ (مگر اُنہیں اِس میں اپنا فائدہ نظر آتا تھا یعنی درحقیقت وہ اپنے فائدوں کی پرستش کرتے تھے۔ لہٰذا، اِن کے اِس الزام سے) ہم تیری طرف (یعنی تیرے حضور) بری الذمہ ہیں کہ یہ ہماری غلامی واطاعت کیا کرتے تھے۔

وَقِيۡلَ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَرَاَوُا الۡعَذَابَ‌ ۚ لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾

64- بہرحال، اُن سے کہا جائے گا (کہ جن کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا اور کہتے تھے کہ وہ اللہ کے اختیارات میں شامل ہیں اور تمہاری ہر طرح سے مدد کرسکتے ہیں، تو اب) اُن شریکوں کو آواز دو (تاکہ تمہاری مدد کرسکیں اور تمہیں عذاب سے بچاسکیں)۔ چنانچہ وہ اُنہیں آواز دیں گے کیونکہ اُنہیں (خود) عذاب دکھائی دے رہا ہوگا۔ بہرحال، کتنا اچھا ہوتا! کہ وہ زندگی کی دُرست راہ اختیار کیے رکھتے (تو اُن کا یہ حشر نہ ہوتا)۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۶۵﴾

65-اور (یہ ہے وہ دن) جس دن وہ (یعنی اللہ) اُنہیں بُلائے گا اور پُوچھے گا (کہ جب ہمارے رسولوں نے تمہیں ہمارا پیغام پہنچادیا تھا تو تب) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟

فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ يَوۡمَئِذٍ فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾

66- لیکن (وہ اُس دن کی ہولناکی سے اِس قدر بدحواس ہوں گے کہ) اُنہیں اُس دن کوئی بات نہ سوجھے گی اور نہ ہی وہ آپس میں (ایک دوسرے سے) پوچھ سکیں گے (کہ کیا جواب دیا جائے اور کیا کیا جائے)۔

فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ﴿۶۷﴾

67-لہٰذا، (اے نوعِ انساں اس مہلت کوغنیمت جانو۔ ابھی وقت ہے کہ تم میں سے) جس شخص نے توبہ کرلی (یعنی جو شخص اپنی غلط روش کو چھوڑ کر، صحیح راستہ اختیار کرلے) اور نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کوتسلیم کرلے اور سنور نے سنوارنے کے کام کرتا رہے تو اُسے امید رکھنی چاہیے کہ وہ اُن میں سے ہوگا جو کامیاب و بامراد ہو گئے۔

وَرَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخۡتَارُ ؕ مَا کَانَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۸﴾

68-اور تمہارا رب جو مناسب سمجھتا ہے وہ تخلیق کرتا ہے۔ اور (جسے مناسب سمجھتا ہے اپنی مرضی کی ذمہ داریوں کے لئے) چُن لیتا ہے۔ مگر (شرک کرنے والوں) کے لئے یہ اختیار نہیں ہے (کہ جس کو چاہیں چُن لیں اور اُسے اللہ کے اختیار و اقتدار میں شریک کردیں) کیونکہ اللہ تو (اِن قوتوں سے) بہت ہی بُلند ہے جن کو یہ اللہ کے اختیار میں شامل کرتے ہیں۔ اور اللہ تو وہ ہے جس کی تیز ترین اطاعت کے لئے ہر شے سرگرمِ عمل ہے (سُبحٰن اللہ)۔

وَرَبُّکَ یَعۡلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوۡرُہُمۡ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾

69-اور تمہارا رب (تو وہ ہے کہ) جو اِن کے صدور میں یعنی جو اِن کے احساسات میں چھپا ہوتا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں (اِن سب کے متعلق) اُسے مکمل علم ہوتا ہے۔

وَہُوَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَالۡاٰخِرَۃِ ۫ وَلَہُ الۡحُکۡمُ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾

70-اور (غور کرنے والے اعتراف کرتے ہیں کہ انسان کی اپنی ذات سے لے کر کائنات کی تخلیق اور اِس کے نظام کی باریکیاں، آخرت اور آخرت کی سچائیاں اس قدر معجزاتی ہیں کہ انسانی عقل جب جب اُن میں داخل ہوتی جاتی ہے وہ لامتناہی سے لامتناہی نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے وہ کہہ اُٹھتی ہے کہ) یہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی اطاعت و پرستش نہیں کی جاسکتی اور دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وہی تحسین وآفرین کے قابل ہے۔ اور ساری حکمرانی صرف اُسی کے لئے ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر چلے جارہے ہو۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾

71-(یہ کہ ساری حکمرانی اللہ کی ہے اور کائنات کی ہر شے کی نقل وحرکت اللہ کے قوانین کے مطابق ہورہی ہے، غور کرنے والوں پر یہ بالکل واضح ہوجاتی ہے۔ جیسے کہ اے رسولؐ) ان سے کہو کہ اگر تم غور کرو (تو تمہیں پتہ چلے گا) کہ اگر اللہ (ایسا کرے) کہ قیامت کے دِن تک کے لئے تم پر ہمیشہ رات طاری کردے تو اللہ کے سوا اور کونسا خدا ہے جو

تمہارے لیئے روشنی لے آئے۔(اِن تمام حقائق کو دیکھنے کے باوجود) تو کیا تم (اللہ کا پیغام) سنتے نہیں ہو(کہ اُسے سمجھو اور اُس پر عمل کرو)۔

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ‌ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝

72-(اور) اِن سے کہو کہ (اِسی طرح) اگر تم غور کرو (تو تمہیں علم ہو جائے گا) کہ اگر اللہ روزِ قیامت تک کے لیئے تم پر ہمیشہ دِن طاری کر دے تو اللہ کے سوا اور کون سا خُدا ہے جو تمہارے لیئے رات لے آئے، جس میں کہ تم (دن کی گھما گھمی سے بچ کر) سکون حاصل کر سکو۔ لہٰذا (اِن حقائق کو دیکھنے کے باوجود) کیا تم اپنی بصیرت استعمال نہیں کرتے ہو (کہ اللہ کے پیغام پر عمل کرو)۔

وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝

73-لہٰذا یہ اُسی نے قدم بہ قدم اپنی مدد و رہنمائی سے نشو و نما دینے کے لیئے (رحمتہ) تمہاری خاطر رات اور دِن (کی گردشیں) بنائی ہیں تا کہ تم (رات میں دِن کی گھما گھمی سے بچ کر) سُکون حاصل کر سکو اور تا کہ (دِن میں) تم اُس کی فضیلتوں و فراوانیوں کو زیادہ سے زیادہ (فَضلِہٖ) تلاش کر سکو اور تا کہ تم (اِن سب کے لیئے اللہ) کا شکر ادا کر سکو (یعنی تم ان سب کا اعتراف کر کے اِن کی قدر کرو)۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ۝

74-اور (شرک کرنے والوں کو یعنی اللہ پر بھروسہ کم کر کے دوسروں کو اللہ کے اختیارات میں شامل کرنے والوں کو یہ حقائق دعوت دے رہے ہیں کہ غور و فکر سے کام لو اور شرک سے نکل آؤ کیونکہ اللہ) اُس دن یعنی قیامت کے دن اِن (شرک کرنے والوں) کو بلائے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کے لیئے تم گمان کرتے تھے کہ وہ میرے اختیار و اقتدار میں شریک ہو کر (تمہاری مرادیں پوری کر سکتے ہیں اور تمہاری التجائیں سن سکتے ہیں)۔

وَنَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَـقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝ ع 7 15 10

75-اور ہم (شرک کرنے والی) ہر اُمت سے ایک گواہ نکال لائیں گے اور پھر ہم کہیں گے کہ! تم کوئی ایسی دلیل پیش کرو (جس کی بنیاد پر تم کہہ سکو کہ تمہارا شرک کرنا دُرست تھا)۔ لیکن اُنہیں علم ہو جائے گا کہ سچائی وہی تھی (جو اللہ نے نازل کر رکھی تھی کہ مت کسی کو اللہ کے اختیارات میں شریک کرنا)۔ لہٰذا وہ (سب باتیں) جو اپنی طرف سے گھڑ کر (شرک کو دُرست ثابت کرنے کے لیئے اللہ سے منسوب کی جاتی تھیں) وہ گُم ہو کر رہ جائیں گی (یعنی وہ بے حقیقت و بے معنی اور

سراسر جھوٹ نظر آئیں گی)۔

اِنَّ قَارُوۡنَ كَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰى فَبَغٰى عَلَيۡهِمۡ‌ ۖ وَاٰتَيۡنٰهُ مِنَ الۡكُنُوۡزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوۡٓءُ بِالۡعُصۡبَةِ اُولِى الۡقُوَّةِ اِذۡ قَالَ لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ‌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ‏ ۝

76-(یہ تو تھی بات شرک کرنے والوں کے لئے۔اب ذرا اُن کے بارے میں بھی سُن لو جو دُنیا کے مال و دولت کو سب کچھ جان کر اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ اِس سلسلے میں قارون کی سرگزشت بھی تمہارے لئے قابلِ غور ہے۔ کیونکہ) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ قارون مُوسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا۔لیکن اُس نے (اپنی دولت کے بل بوتے پر خود اپنی قوم کے) افراد پر بڑی زیادتی کر رکھی تھی۔اور (یہ بھی ہے) کہ ہم نے اُسے اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اُن کی کنجیاں طاقتوروں کی ایک جماعت بھی مشکل سے ہی اٹھا سکتی تھی۔(دولت کے نشہ نے اُسے بدمست کر دیا ہوا تھا)۔ چنانچہ اُس کی قوم (کے باہوش طبقہ) نے اُس سے کہا کہ (تم اِس مال و دولت پر اِس قدر) اتراؤ نہیں۔(اِس کا نتیجہ بُرا نکلے گا، کیونکہ) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اللہ (اس طرح کے) اِترانے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

وَابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ‌ وَلَا تَنۡسَ نَصِيۡبَكَ مِنَ الدُّنۡيَا‌ وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ وَلَا تَبۡغِ الۡـفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ‏ ۝

77-اور (اُنہوں نے کہا ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ مال و دولت چھوڑ کر تارک الدنیا ہو جاؤ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ) اللہ نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اُس سے آخرت کا گھر طلب کرو (یعنی مال و دولت کو اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین کے مطابق استعمال کرو تاکہ آخرت میں تم خوشگواریوں اور سرفرازیوں کے مالک بن سکو) اور دُنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کرو (یعنی انہی احکام کے مطابق دُنیا کی مسرتوں سے بھی لطف اندوز ہو) اور زندگی میں یوں حسن وتوازن قائم کرو جیسے اللہ نے تمہاری طرف حُسن وتوازن قائم کر رکھا ہے۔اور مت چاہو کہ زمین میں امن واطمینان تباہ کر کے زندگی کے حسن و توازن کو بگاڑ دیا جائے۔(اس لئے اس میں) شک کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ اللہ فساد برپا کرنے والوں سے قطعئی طور پر محبت نہیں کرتا۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ‌ ؕ اَوَلَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّاَكۡثَرُ جَمۡعًا‌ ؕ وَلَا يُسۡـئَلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ‏ ۝

78-(مگر) وہ کہنے لگا (کہ تم لوگ اپنی نصیحتیں اپنے پاس رکھو، کیونکہ) جو کچھ مجھے حاصل ہُوا ہے (وہ تو اُس کی وجہ سے ہے) جو علم وہنر میرے پاس ہے۔لیکن کیا وہ نہیں جانتا تھا (کہ اِس طرح کی ذہنیت اور روِش رکھنے والی) اِس سے پہلے

ایسی کتنی ہی قوموں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا تھا جو اُس سے زیادہ قوت و حشمت کی مالک تھیں۔ اور اُنہوں نے (مال و دولت بھی اُس سے) کہیں زیادہ جمع کر رکھی تھی۔ بہر حال (اِس طرح کے لوگوں کے جرائم اِس قدر واضح اور نمایاں ہو چکے ہوتے ہیں) کہ ایسے مجرموں کو ان کے گناہوں کے بارے میں یہ سوال کیا ہی نہیں جائے گا (کہ تم ایسے جرائم کیوں کرتے رہے ہو اور وہ براہِ راست عذاب کی زد میں آ جائیں گے)۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

79- چنانچہ (تنبیہ اور نصیحت کرنے والوں کو سخت جواب دینے کے بعد ایک دن) قارون پوری زیب و زینت کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا تو وہ لوگ جن کے (پیشِ نظر صرف) اِسی دُنیا کی زندگی (کے مفادات تھے) وہ یہ خواہش کرتے رہے کہ جو کچھ قارون کے پاس ہے، کتنا اچھا ہوتا کہ ایسا اُن کے پاس ہوتا اور (اُن کے دل میں خیال آتا کہ) وہ واقعی بڑی لذتیں اٹھانے والا اور بڑی آسودگی کا مالک ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝

80- لیکن (اِن کے برعکس) جن لوگوں کو (اللہ نے حقیقت کا) علم دے رکھا تھا، وہ اُن سے کہتے (کہ تم کس فریب میں مبتلا ہو)۔ افسوس ہے تم پر! کیونکہ حقیقی خیر و برکت والا تو وہ (مال واسباب ہوتا ہے جو تمہیں) اللہ کے احکام و قوانین پر عمل کرنے کے نتیجے میں میسر آئے (ثواب)۔ اور وہ اُس کے لئے ہے جو اِن احکام کی صداقتوں کو تسلیم کر لیتا ہے اور سنورنے سنوارنے کے کاموں کے لئے تگ و دو میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور (اطمینان و بے خوفی کی یہ حالت) سوائے اُن کے جو (اللہ کے احکام پر) ڈٹے رہتے ہیں (کسی کو) میسر نہیں آتی۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝

81- (چنانچہ جب قارون کے تکبر اور بدکرداریوں کے نتائج کے ظاہر ہونے کا وقت آ گیا تو) پھر ہم نے اُسے اور اُس کے (خزانوں سے بھرے ہوئے) گھر کو زمین میں دھنسا کے رکھ دیا۔ تب کوئی گروہ ایسا نہیں تھا جو اللہ کے مقابل میں اُس کی مدد کر سکتا۔ اور نہ ہی وہ اُن میں سے رہ گیا تھا جو اپنی مدد کر لیتے ہیں۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

ع 8 7 11

82- (وہ تباہ ہو گیا) اور جو لوگ کل تک اُس کے مقامِ (بلند) کی تمنا کیا کرتے تھے وہ صبح کے وقت ہی کہنے لگ گئے (کہ

ہمیں خود پر بڑا ہی) افسوس ہے (کہ ہم یہ بھول گئے تھے) کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے مناسب سمجھتا ہے اُسے زندگی کی نشوونما کا سامان فراوانیوں میں عطا کرتا ہے اور جس کا مناسب سمجھتا ہے اُس کا (رزق) ناپ تُلا کر دیتا ہے۔ اور اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا (اور ہم بھی وہی روش اختیار کر لیتے جسے قارون نے اختیار کیا تھا تو آج اِسی طرح زمین میں) ہم بھی دھنسا دیے جاتے۔ لہٰذا، ہمیں خود پر بڑا ہی افسوس ہے (کیونکہ یہ تباہی دیکھ لینے کے بعد ہمیں علم ہوا کہ جو لوگ مال و دولت اللہ کے احکام کے تابع نہیں رکھتے تو ایسے) لوگ جو نازل کردہ احکام کی صداقتوں سے انکار کرنے والے ہیں تو وہ کامیاب و بامراد نہیں ہو سکتے۔

تِلۡكَ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِيۡنَ لَا يُرِيۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فَسَادًا‌ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۸۳

83-(کیونکہ کامیاب و بامراد وہی ہے جس کا مستقبل کامیاب ہو، اِس زندگی میں بھی اور اِس کے بعد کی زندگی میں بھی۔ اسی لئے) وہ آخرت کا (حسین و جمیل) مسکن ہم اُن لوگوں کے لئے تیار کرتے ہیں جو نہیں چاہتے کہ وہ زمین میں اپنی برتری دکھاتے پھریں اور نہ ہی وہ (اپنی برتری کو) امن و اطمینان تباہ کر کے زندگی کے حسن و توازن کو بگاڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور (یاد رکھو کہ) انجامِ کار (کامیاب و کامران) وہی رہیں گے جو تباہ کن نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹے رہیں گے۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا‌ ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَى الَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۸۴

84-چنانچہ جو کوئی (ہمارے پاس) حسین عمل کے ساتھ آئے گا تو اُس کے لئے اُس سے (زیادہ حسین) خوشگواری و سرفرازی ہو گی۔ اور جو بُرے عمل کے ساتھ آئے گا تو بُرائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے وہ عمل کرتے رہے۔

اِنَّ الَّذِىۡ فَرَضَ عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ‌ ؕ قُلْ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰى وَمَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۸۵

85-(چنانچہ ایسے ہیں اللہ کے قوانین جو شروع سے اِسی طرح چلے آ رہے ہیں۔ اور) حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کر رکھا ہے (کہ اِس کے اٹل قوانین پر، اے رسول! خود بھی عمل کرو اور نوعِ انسان کو بھی اِس کی آگاہی دو، تو وہ) تمہیں لوٹتے لوٹاتے (یعنی جدوجہد کی گردشوں سے نکال کر) آخرِ کار اُس مقام پر لے جائے گا (جو بڑی شان و عظمت والا ہو گا۔ البتہ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کرتے رہیں اُنہیں کوئی نہیں جان سکتا تو اُنہیں) بتلا دیں! کہ میرا رب مکمل طور پر جانتا ہے کہ کون زندگی کی صحیح راہ پر چل رہا ہے اور کون واضح گمراہی میں مبتلا ہو چکا ہے۔

وَمَا كُنۡتَ تَرۡجُوۡۤا اَنۡ يُّلۡقٰٓى اِلَيۡكَ الۡكِتٰبُ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ ظَهِيۡرًا لِّلۡكٰفِرِيۡنَ۝۸۶

86- بہرحال (اے رسولؐ! اللہ کے دین کی مخالفت کرنے والوں کے لئے افسردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ) تمہیں اس کی کب امید تھی کہ تمہیں یہ کتاب (یعنی یہ قرآن) عطا کیا جائے گا؟ یہ سب کچھ اللہ کی رحمت سے ہوا ہے۔ (لہٰذا تم ڈٹے رہو اور اللہ پر کامل بھروسہ رکھو)۔ اور وہ جنہوں نے (اِس کتاب کے) احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے تو اُن کے قطعئی طور پر مددگار نہ بننا۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعۡدَ اِذۡ اُنۡزِلَتۡ اِلَيۡكَ وَادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ۝۸۷

87- اور (یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مخالفین) تمہاری طرف اللہ کی آیات یعنی اللہ کے احکام وقوانین اور سچائیوں کے نازل ہو جانے کے بعد، تمہیں اِن (کے نفاذ سے) کبھی روک نہیں سکتے۔ مگر (تمہارے لئے کرنے کا کام یہ ہے کہ لوگوں کو) تم اپنے رب (کے نظام) کی طرف دعوت دیتے رہو۔ لیکن (یہ خیال رہے کہ) کبھی اُن میں سے نہ ہو جانا جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے دوسروں کو اُس کے اختیار میں شریک کرلیتے ہیں (مشرکین)۔

وَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ ؕ لَهُ الۡحُكۡمُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۝۸۸

وقف لازم | ع 9 6 12 | الثلٰثۃ

88- چنانچہ (یہ نوعِ انساں کو آگاہی دے دو کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور دوسرے خدا کے لئے مت (تبلیغ کرو اور) دعوت دو۔ کیونکہ اُس کے سوا کسی خدا کی اطاعت و پرستش نہیں کی جاسکتی۔ (یاد رکھو کہ) ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ہے سوائے اُس کی ذات کے۔ (اور ساری کی ساری) حکمرانی اُسی کے لئے ہے۔ اور تم لوٹ کر اُسی کی طرف چلے جا رہے ہو (اور یہ سمجھ لو کہ تم اپنے ہر کام کے لئے اُس کے سامنے جواب دہ ہو)۔